إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۶ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ ر

جلد ۴۵/۱۰ | ۱۶ احسان ہش ۱۳۳۵ | ۱۶ جون سنہ ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۱۲ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی صحت کے متعلق مری سے حسب ذیل پیغام بذریعہ تار ارسال فرمایا ہے۔

مری ۱۴ جون۔ آج سے طبیعت بحالی کی طرف آ رہی ہے
(خلیفۃ المسیح)

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

گوا کے گورنر جنرل پر قاتلانہ حملہ

نئی دہلی ۱۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ گوا کے گورنر جنرل پالو باندرے گیدیس پر ستین گوسے حملہ کیا گیا۔ گورنر جنرل کو معمولی زخم آئے۔ ان کے دو ہمراہی مجروح ہو گئے۔ گورنر جنرل پنجوم میں افسروں کی ایک کانفرنس میں شرکت کے بعد واپس جا رہے تھے۔ گورنر جنرل کے محافظ دستہ کے ارکان نے حملہ آوروں پر فوراً گولیاں [illegible]

روس کی طرف سے پاکستان میں کارخانے قائم کرنے کی پیشکش

دو ہزار ٹن پاکستانی روئی خریدنے پر آمادگی کا اظہار

کراچی ۱۵ جون۔ روس کے تجارتی وفد کے لیڈر مسٹر تھزمین نے کل یہاں روس کی طرف سے پاکستان میں کارخانے قائم کرنے کی پیشکش کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر پاکستان اس تجویز سے اتفاق کرے اور پاکستانی صنعت کار بھی اس سے متفق ہوں تو روس کی حکومت پاکستان میں ہر قسم کے کارخانے قائم کرنے کے لئے تیار ہے۔ روسی وفد کے قائد نے یہ پیشکش ایک پارٹی میں کی جو فیڈریشن آف چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز کی طرف سے وفد کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ مسٹر تھزمین نے پاکستان کے تاجروں اور صنعت کاروں کو روس آنے اور وہاں کے صنعتی علاقے کا دورہ کرنے کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا اس قسم کے دوروں سے انہیں اندازہ ہو سکے گا کہ روس کیا مال تیار کر رہا ہے۔ اور وہ خود اپنی ضرورت کے مطابق کون کون سی اشیاء اس سے خرید سکتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا روس میں ان کو صنعتی علاقے دیکھنے کی پوری پوری سہولت بہم پہنچائی جائے گی۔ اور انہیں کسی بھی دقت یا مشکل سے دوچار نہیں ہونا پڑے گا۔ انہوں نے بتایا کہ روس پاکستان سے تجارتی تعلقات بڑھانا چاہتا ہے۔ انہوں نے تجارتی گفت و شنید کے بارے میں اس توقع کا اظہار کیا کہ اس سے دونوں ملکوں کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ وفد نے ۲ ہزار ٹن پاکستانی روئی خریدنے کی بھی پیشکش کی ہے۔ جس کے لئے گفت و شنید تا حال جاری ہے۔

کابل گورنمنٹ داؤد جان صاحب کو شہید کرنیوالوں کے خلاف ایکشن لے رہی ہے

افغانستان سے آمدہ تازہ اطلاع

ربوہ ۱۵ جون۔ جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ جون ۱۹۵۶ء سے (جو ۱۴ جون کے الفضل میں شائع ہوا ہے) احباب کو علم ہو چکا ہے کہ حال ہی میں افغانستان میں ہمارے ایک احمدی دوست داؤد جان صاحب کو لوگوں نے حملہ کر کے شہید کر دیا ہے۔ اب اس سلسلے میں مزید اطلاع موصول ہوئی ہے کہ کابل گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ ان لوگوں کو فوراً گرفتار کر لیا جائے جنہوں نے قید خانہ پر حملہ کیا تھا اور داؤد جان صاحب کو شہید کیا تھا۔ کابل گورنمنٹ کی طرف سے ان لوگوں کے خلاف ایکشن لینے سے گو داؤد جان صاحب تو زندہ نہیں ہوں گے۔ مگر اس سے کم از کم اس واقعہ کی نوعیت میں ضرور فرق پڑ جاتا ہے۔

صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر امریکہ جانے کے لئے آج صبح ربوہ سے کراچی روانہ ہو گئے

آپ ہارورڈ یونیورسٹی کی دعوت پر بین الاقوامی سیمینار میں شرکت فرمائینگے

کارکنان تحریک جدید کی طرف سے آپ کے اعزاز میں الوداعی تقریب

ربوہ ۱۵ جون۔ صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے ابن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ امریکہ یورپ اور بلاد اسلامیہ کے سفر پر آج صبح چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے کراچی روانہ ہو گئے۔ امریکہ میں آپ ہارورڈ یونیورسٹی کی خاص دعوت پر بین الاقوامی سیمینار میں شمولیت فرمائیں گے۔ مذاکرۂ علمیہ کے اس عالمی اجتماع میں جو ۲ جولائی سے ۲۴ اگست تک جاری رہے گا۔ مخصوص علمی موضوعات پر حاضرین سے خطاب کرنے کے لئے مشرق و مغرب کے چالیس مقتدر اصحاب علم کو مدعو کیا گیا ہے۔ اور ان مدعوین میں سے ایک صاحبزادہ صاحب موصوف ہیں۔

اس موقعہ پر آپ کو یورپ اور امریکہ کے علمی طبقہ تک اسلام کی بے مثل تعلیم پہنچانے اور اس کی صداقت کو ان پر آشکار کرنے کا موقعہ ملے گا۔ چنانچہ اسی نیک جذبہ کے تحت آپ نے اس بین الاقوامی سیمینار میں شمولیت کی دعوت منظور کی ہے۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آپ نے سالہا سال کی محنت کے بعد مسند احمد بن حنبل کی تبویب کا کام مکمل کر کے علمی لحاظ سے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ہارورڈ یونیورسٹی نے اس کے اعتراف کے طور پر ہی آپ کو سیمینار میں شمولیت کے لئے مدعو کیا ہے۔ کل شام کارکنان تحریک جدید نے آپ کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا جس میں (باقی صفحہ پر)

ربوہ میں لاری کے اڈہ پر پانی پلانے کا انتظام

ربوہ ۱۵ جون۔ لطف الرحمٰن صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالصدر شرقی اطلاع دیتے ہیں کہ مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دارالصدر شرقی کی طرف سے ربوہ میں لاری کے اڈہ پر مسافروں کو برف کا ٹھنڈا پانی پلانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ انتظام حلقہ کی مجلس کی طرف سے موسم گرما میں مستقل طور پر جاری رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور مخلوق خدا کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی انہیں مزید توفیق سے نوازے۔ آمین

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۶ رجون ۵۶ء

مسلم لیگ

روزنامہ نوائے وقت لاہور اپنی اشاعت ۱۰ رجون ۵۶ء کے اداریہ میں رقمطراز ہے:۔

"بعض ریپبلکن دوستوں نے ہماری اس خواہش پر کہ مسلم لیگ کو زندہ رہنا چاہیئے حیرت کا اظہار کیا ہے۔ اور بعض مسلم لیگی دوستوں نے ہم سے یہ سوال کیا ہے کہ اگر وہ پورے اخلاص کے ساتھ مسلم لیگ کے احیا کی کوشش کریں۔ تو کیا ہم ان کی مدد کریں گے؟

ہماری ایماندارانہ اور نہایت پختہ رائے یہ ہے۔ کہ اور سیاسیات ملکی میں کوئی مدوجزر ہماری اس رائے کو متزلزل نہیں کرسکتا کہ جمہوری نظام ہی اس ملک کے لئے بہترین طرزِ حکومت ہے۔ آمریت خواہ وہ مذہب کی آڑ میں ہو۔ خواہ سیاسی و اقتصادی نظریات کے نام پر کسی حالت اور کسی رنگ میں بھی پاکستان کے لئے موزوں نہیں بلکہ سخت نقصان دہ ثابت ہوگی۔ کوئی شخص اس بنیادی حقیقت سے انکار نہیں کرسکتا کہ جمہوری نظام کی کامیابی کے لئے ملک میں کم ازکم دو پارٹیاں ضرور ہونی چاہئیں۔

انہی بنیادی حقائق کے پیش نظر ہماری خواہش و کوشش شروع سے ہی یہ رہی ہے۔ کہ پاکستان میں کم ازکم دو مضبوط اور منظم محب وطن سیاسی پارٹیاں قائم ہوجائیں۔ جب مسلم لیگ برسرِ اقتدار تھی۔ اور اس کے لیڈروں کی کوشش یہ تھی۔ کہ پاکستان میں کوئی دوسری پارٹی مسلم لیگ کے مقابلے پر نہ بننے پائے اس وقت ہم نے اس کوشش کی مذمت و مخالفت کی۔ اور آج جبکہ مسلم لیگ اپوزیشن بنچوں پر بیٹھی ہے۔ ہم اس اندازِ فکر کو غلط اور صوبہ کے لئے نقصان دہ سمجھتے ہیں۔ کہ مغربی پاکستان میں صرف ایک ہی پارٹی کوس لمن الملک بجائے مسلم لیگ کو دوسری پارٹی کی حیثیت سے مزید زندہ رہنا چاہیئے۔ اور ایک مضبوط اور چوکس اپوزیشن کا فرض ادا کرنا چاہیئے۔" (روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۰ رجون ۵۶ء)

اگرچہ ہم اس امر میں معاصر سے سو فی صدی متفق ہیں۔ کہ ایک جمہوری نظام کی کامیابی کے لئے ملک میں کم ازکم دو پارٹیاں ضرور ہونی چاہئیں۔ لیکن چونکہ ہمیں سیاست خاصکر سیاسی پارٹی بازی سے کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے ہم کو ریپبلکن یا مسلم لیگ دونوں سے بلحاظ پارٹی کے دلچسپی نہیں۔ البتہ ہمیں مسلم لیگ کی موجودہ بیکسی اور زوال پر افسوس ضرور آتا ہے۔

یہ وہ جماعت ہے۔ کہ جس کی ماضی کا کم ازکم ایک باب اتنا شاندار ہے۔ کہ جس پر دنیا کی کوئی سیاسی پارٹی ناز کرسکتی ہے۔ مگر جتنا یہ باب شاندار ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اتنی ہی یہ جماعت بے کس اور بے اثر ہو کر رہ گئی ہے۔ مشرقی پاکستان میں جو اس کو شکست فاش ہوئی تھی۔ وہی کم نہ تھی۔ لیکن اب مغربی پاکستان میں بھی جہاں اس کی بنیاد نہایت مضبوط سمجھی جاتی تھی۔ اسے ہزیمت کا منہ دیکھنا پڑا ہے۔ اب گویا عمارت کے دونوں بازو گر گئے ہیں۔ اور مشرق و مغرب ملک کے دونوں حصے اس کے لئے "تنگ" ہوگئے ہیں۔

زیادہ افسوس اس وجہ سے ہے۔ کہ ملک کی آزادی پر عنانِ حکومت اسی کے ہاتھ میں آئی تھی۔ اور اگر زعمائے لیگ چاہتے۔ تو اپنا یہ مقام دیر تک قائم رکھ سکتے تھے۔ مگر چند ہی سالوں میں یہ بوڑھی ہوگئی۔ اور اب مسلمہ طور پر بالکل مُردہ نہ سہی لبِ گور ضرور پہنچ گئی ہے۔ اور جیسا کہ نوائے وقت کے اداریہ سے معلوم ہوتا ہے۔ اب سوال یہ نہیں رہا۔ کہ مسلم لیگ اپنا اقتدار قائم رکھے۔ بلکہ سوال یہ ہوگیا ہے کہ آیا مغربی پاکستان میں بھی وہ بطور دوسری بڑی سیاسی پارٹی کے زندہ رہنے کی حقدار ہے یا نہیں۔

مسلم لیگ کو جن اصولوں پر کھڑا کیا گیا تھا۔ اور پھر جس مستقل مزاجی سے قائداعظم مرحوم نے ان اصولوں کی خود پابندی کی تھی۔ اور دوسروں سے پابندی کرائی تھی۔ افسوس ہے۔ کہ آپ کی وفات کے بعد ایک بھی ایسا لیڈر اسے نصیب نہیں ہوا۔ جو اس مرحوم کے نقشِ قدم پر چلتا۔ اور بیماری کے ان جراثیموں سے اس کے جسم کو محفوظ رکھتا۔ جو بار بار اس پر حملہ آور ہوتے رہے۔ اور آخر مزاحمت کی قوت سلب ہو جانے کی وجہ سے آج اس پر غالب آگئے ہیں۔ اور اس کا وہ حشر ہوا ہے۔ جو ہم دیکھ رہے ہیں۔

ہم یہاں نمونہ کے طور پر صرف ایک چیز پیش کرتے ہیں۔ پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے پہلے جب ایک ایک فرد کی مسلم لیگ کو سخت ضرورت تھی۔ کئی بار احرار نے کوشش کی کہ مسلم لیگ میں گھس جائیں۔ اسی طرح بعض افراد نے جو تھے تو مسلم لیگ میں مگر تنگ نظری کے شکار تھے۔ بڑی کوشش کی تھی۔ کہ مسلم لیگ کو اپنے موقف سے گرادیا جائے۔ اور اس کو تمام مسلمانوں کی واحد سیاسی جماعت کی بجائے فرقہ پرستی کا گھروندا بنادیا جائے۔ لیکن قائداعظم مرحوم نے ہر بار مسلم لیگ کو ایسی جماعتوں اور افراد سے بچایا۔ اور اپنے اصولوں سے ایک انچ بھی ہٹنا گوارا نہ کیا۔ اور یہ پرواہ نہ کی کہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد الگ رہی جاتی ہے۔ کوئی کمزور دل لیڈر ہوتا۔ جیسا کہ اسی خیال سے واقعی بعض نے قائداعظم کو اپنے اصول سے ہٹانے کی کوشش بھی کی تو ضرور ان جماعتوں اور تنگ نظر لوگوں کے سامنے جھک جاتا۔ اور مسلم لیگ یقیناً وہ شاندار کامیابی حاصل نہ کرسکتی۔ جو اس نے کی۔ اور جس کامیابی کی نظیر تاریخ عالم میں ناپید ہے۔ اس سے ثابت ہے۔ کہ دراصل اصول اور ان کی پابندی ہی کامیابی کی حقیقی کلید ہے۔

آج وہی مسلم لیگ ہے۔ وہی اس کے اصول ہیں۔ اور وہی عوام ہیں مگر اس کا کوئی وقار نہیں۔ ہم ان لیڈروں کو جو مسلم لیگ کو زندہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور ملک میں اس کے لئے کم سے کم دوسری پوزیشن ہی قائم رکھنے کے متمنی ہیں۔ استدعا کرتے ہیں کہ اگر وہ مسلم لیگ کی زندگی چاہتے ہیں۔ تو وہ سچے دل اور خالی ذہن سے ان اسباب پر غور کریں۔ جو مسلم لیگ کے موجودہ زوال کا باعث ہوئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر وہ غور کریں گے۔ تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ کہ مسلم لیگ کے زوال کا سب سے بڑا سبب یہ ہے۔ کہ اس نے اپنی حکومت میں ان تخریبی عناصر کو نہ صرف کھلی چھٹی دے دی۔ بلکہ فسادات پنجاب ایسے ایک نہایت اہم وقت میں جبکہ برسرِ اقتدار ہونے کی وجہ سے مسلم لیگی لیڈروں کو اپنی قوت، ارادی اور اصول پرستی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے تھا۔ انہوں نے سخت کمزوری اور ناقابلیت کا مظاہرہ کیا۔ اور ان تخریبی عناصر کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔ قائداعظم مرحوم ہمیشہ جن کے سائے سے بھی مسلم لیگ کو بچانے کی کوشش کرتے رہے۔ اور ان عناصر کی بھڑکائی ہوئی آگ میں اپنے ہاتھ سے ایندھن اور تیل ڈالنے لگے۔ یہاں تک کہ آج خود مسلم لیگ ہی اس کے شعلوں سے بھسم ہو کر رہ گئی ہے۔ اور وہ عناصر مزے مزے میں شادیانے بجا بجا کر زبانِ حال سے گا رہے ہیں۔ ع

ہم تو ڈوبے تھے صنم تجھ کو بھی لے ڈوبے ہیں

حاشا وکلا ہمیں مسلم لیگ کی موجودہ تباہ حالی پر نہ افسوس ہے اور نہ خوشی۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ مسلم لیگ کے نام میں کوئی سحر نہیں۔ بلکہ حقیقی اثر ان اصولوں اور اس اصول پرستی میں تھا، جس کی کبھی وہ علمبردار ہی نہیں بلکہ جس کی وہ عامل رہی ہے۔ اور جس کی وجہ سے اسے عدیم النظیر کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ البتہ ہمیں اس امر کا نہایت افسوس ہے، کہ وہ جماعت جس کو قائداعظم نے ایک نہایت فعال اور اصول پرست جماعت بنا دیا تھا۔ اس جماعت کو قائداعظم کے جانشینوں نے اپنی کم ہمتی اور بے اصولیوں کی وجہ سے پھر وہیں پہنچا دیا ہے جہاں سے وہ اٹھی تھی۔ اب بھی جیسا کہ معاصر نوائے وقت نے خواہش ظاہر کی ہے۔ اگر مسلم لیگ بطور حزب مخالف کے زندہ رہنا چاہتی ہے۔ اور ملک و قوم کے لئے واقعی کوئی مفید کام کرنا چاہتی ہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ ازسرِنو اپنے اصولوں کو مضبوطی سے پکڑ لے۔ اور جوڑ توڑ وغیرہ قسم کی باتوں کو چھوڑ کر صرف قومی خدمت کے جذبہ سے کام کرنے کا تہیہ کرلے اسی طرح ہمیں امید ہے۔ کہ نہ صرف وہ پہلے کی طرح ایک نہایت موثر تنظیم بن سکتی ہے۔ بلکہ کچھ دور نہیں کہ وہ اپنا کھویا ہوا وقار دوبارہ حاصل کرلے۔ اور حکومت کی زمام پھر اس کے ہاتھ میں آجائے۔ لیکن اس کے لئے مخلصانہ اور بے غرضانہ عزیمت کی ضرورت ہے۔ جو افسوس ہے کہ ہمارے سیاسی لیڈروں میں ضرورت سے بہت کم پائی جاتی ہے۔

درخواست دعا

مورخہ ۲۵/۵/۵۶ کو خاکسار کے لڑکے رفیق احمد کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ نیز خاکسار کے لڑکے لئیق احمد نے ۶۶۹ نمبر لیکر میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔ احباب ان ہر دو خوشیوں کے مبارک ثمرات کی دعا فرمائیں۔ خاکسار دوست محمد شمس لائل پور۔

نوٹ: مکرم دوست محمد صاحب شمس نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ادا فرمائے ہیں۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ (مینیجر)

ظفر اللہ خان اپنی اخلاقی بلندی، اولوالعزمی، قوتِ ایمانی، بلاغت و سحر بیانی

اور

عربوں سے ہمدردی کے معاملہ میں تمام عالمِ اسلامی کا خلاصہ ہیں

ایسی عظیم شخصیت کے ایک نجی معاملہ میں غلط بیانی ایک افسوسناک اور ذلیل حرکت ہے

لبنان کے ایک مشہور روزنامہ "الحیاۃ" کا اداریہ نوٹ

محترم چودھری ظفر اللہ خان صاحب کی شادی کے متعلق بعض اخبارات کی غلط بیانیوں پر احتجاج کرتے ہوئے لبنان کے مشہور اخبار روزنامہ "الحیاۃ" نے ایک اداریہ نوٹ شائع کیا ہے۔ جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (وکیل التبشیر ربوہ)

ظفر اللہ خان وہ مضبوط ترین آواز ہے جو بین الاقوامی مجالس میں عربوں کی خاطر گونجی۔ قضیہ فلسطین اور تونس و مراکش وغیرہ کے معاملات میں ظفر اللہ خان کے شاندار و دلیرانہ دفاع کی وجہ سے ظالم مستعمرین بالکل دنگ رہ گئے۔

ظفر اللہ خان وہ عظیم بہادر شہسوار جو عالمی کشمکش کے میدان میں عربوں کی آزادی اور ان کے حقوق کی حفاظت کے لئے متواتر لڑتا رہا۔ وہ شخص جو اپنی اخلاقی بلندی اولوالعزمی قوتِ ایمانی۔ بلاغت و سحر بیانی کے لحاظ سے پوری ایک قوم کے برابر ہے وہ شخص جو عربوں کے معاملات میں اپنے جوش و خروش کے لحاظ سے آٹھ کروڑ پاکستانیوں بلکہ تمام عالم اسلامی کا خلاصہ ہے۔ یہ عظیم الشان شخص جو آج بعض عرب اخباروں کی الزام تراشی واستہزاء کے حملہ کا نشانہ بن گیا ہے۔ اور اسے محض قصص و افسانوں کا موضوع بنا لیا گیا ہے۔ افسوس ہے کہ ان اخبارات کو اپنے کاغذ سیاہ کرنے اور اپنے قارئین کا دل بہلانے کے لئے سوائے ظفر اللہ خاں کی شادی جیسے پرائیویٹ امر کے اور کوئی موضوع نہ مل سکا۔

ہم اس اخبار کو قابل ملامت سمجھتے ہیں جس نے پریس کی مقدس روایات کو توڑا۔ اور سابق منگیتر کے بیان کو توڑ مروڑ کر جو چاہا اپنی طرف سے شائع کر دیا۔ لیکن یقیناً اس اخبار نے اس طرح اپنے آپ کو اور اپنے نامہ نگار کو ظفر اللہ خاں کی نسبت زیادہ نقصان پہنچایا۔ اور ذلیل کیا ہے۔

پھر ایک اخبار نے دعوے کیا کہ ظفر اللہ خان نے پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کی۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ثابت ہوئی۔ اسی طرح ایک تیسرے اخبار نے یہ کہا کہ ظفر اللہ خاں نے ۵۰۰۰ ہم پونڈ مہر دیا۔ پھر جب اسے اپنی غلطی کا احساس ہوا تو اس نے لکھا ۵۰۰۰ ہم پونڈ نہیں بلکہ ۵۰۰۰ ہم لیرہ ہے۔ حالانکہ یہ سب کچھ بعد میں غلط ثابت ہوا۔

اسی طرح لڑکی کی عمر کے بارے میں عجیب و غریب افسانے گھڑے گئے۔ اور ظفر اللہ خاں کو جان بوجھ کر استہزاء کا نشانہ بنایا گیا اس طرح بعض عرب اخباروں نے ظفر اللہ خاں کی ان عظیم خدمات کا صلہ دیا۔ جو انہوں نے عربوں کے لئے سرانجام دیں۔ گویا ان اخبارات کو یہ بات ناگوار گزری کہ ظفر اللہ خاں جیسا شخص ان کی دوستی کا دم بھرے۔ کیونکہ ان اخبارات کے نزدیک عربوں کے دشمن ابھی بہت تھوڑے ہیں۔ اس سے بڑھ کر بعض اخبارات نے یہاں تک موشگافی کی۔ کہ انہوں نے ظفر اللہ خان کی شادی کو معاہدہ بغداد کے ساتھ جا ملایا۔ اور کہا کہ ظفر اللہ خاں ممتاز پاکستانی لیڈر ہیں اور پاکستان معاہدہ بغداد کا ممبر ہے۔ پس کیوں نہ ہم معاہدہ بغداد کا بدلہ لینے کے لئے ظفر اللہ خاں کی عزت پر حملہ کریں۔ اور اس بارے میں اپنے اخلاق و روایات کا ستیاناس کریں۔

انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ بعض مسلمان بادشاہوں اور شہزادوں کی چار چار بیویاں ہیں۔ ان کے علاوہ لونڈیاں کی تعداد کے بارے میں ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ان اخباروں کو جو ظفر اللہ خاں کی عزت پر حملہ کرنے میں آگے آگے ہیں۔ یہ جرأت ہے کہ ان شہزادوں اور بادشاہوں کے بارے میں ایک لفظ بھی لکھ سکیں۔

پیرس روم اور دیگر مشرق و مغرب کے بڑے بڑے شہروں میں ہر رات عزت و آبرو و اموال شراب و بے حیائی کی خاطر بکثرت لٹائے نہیں جاتے ہیں لیکن یہ اخبار ان واقعات کے بارے میں بالکل خاموش ہیں بلکہ یہ بات باعث شرم ہے کہ یہ اخبار خود ان باتوں کی ترغیب و تحریص میں مشغول ہیں۔

ہمارے نزدیک جو لوگ کبائر اور خطرناک جرائم سے چشم پوشی کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے یہ مناسب نہ تھا کہ معمولی بات کو جرم و فضیحت کے رنگ میں پیش کریں۔

ہم خواہ حالات کیسے ہی ہوں پریس پر سنسرشپ قائم کرنے کے قائل نہیں۔ لیکن مصری حکومت کی طرف سے ابھی تک پریس پر کڑا سنسرشپ قائم ہے۔ (جو عنقریب ہٹا دیا جائے گا والحمد للہ) پس جب تک یہ سرکاری سنسرشپ قائم ہے۔ اس وقت تک جو کچھ بھی مصری پریس میں شائع ہوگا۔ اس کی ذمہ دار یہ سرکاری سنسرشپ ہی قرار دی جائے گی۔

قبل ازیں بھی اس سنسرشپ نے پریس کے ایک نامہ نگار کو اسرائیل کے بارے میں ایک قابل اعتراض رپورٹ شائع کرنے کی اجازت دی تھی۔ اور عرب پریس نے اس پر اعتراض بھی کیا تھا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تعصب نہایت سخت بلا ہے

"اگر تم سوچ کر دیکھو تو ظاہر ہوگا کہ انسان کی زندگی ہر ایک پہلو سے تغیرات سے بھری ہوئی ہے۔ اور جیسا کہ انسان جسمانی طور پر سخت مشق تغیرات ہے۔ ایسا ہی روحانی طور پر بھی اس کو تغیرات سے چارہ نہیں۔ ہم اپنے ملک میں دیکھتے ہیں کہ اکتوبر مہینہ کے شروع ہوتے ہی ہمیں اپنے لباس میں کچھ کچھ تغیر کرنا پڑتا ہے اور پھر دسمبر کے مہینہ میں ہم پورے طور پر اس ہلکے لباس کو چھوڑ دیتے ہیں جو پہلے رکھتے تھے۔ اور بجائے اس کے ریشم وغیرہ کے موٹے موٹے کپڑے پہننے شروع کر دیتے ہیں۔ اور جون جولائی میں پنکھے اور ٹھنڈے پانیوں کی شدید حاجت ہوتی ہے پس جاننا چاہیئے کہ یہی تغیرات انسان کی روحانی زندگی میں بھی واقعہ ہیں۔ ایک متعصب اور جاہل آدمی تو اعتراض کے طور پر جلدی کے ساتھ منہ سے ایک بات نکال لیتا ہے گویا وہ اس کا مانع نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ یونہی بے اختیاری کی حالت ہوتی ہے۔ جیسا کہ زحیر کے بیمار کو پیچش کے ساتھ بے اختیار دست آجاتا ہے۔ غرض تعصب نہایت سخت بلا ہے۔"

(چشمہ معرفت ص۲۰)

ہم اس موقعہ پر احتجاج کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اس سرکاری مصری سنسرشپ نے ظفر اللہ خاں جیسے شخص کی عزت پر حملہ کرنے کی کھلی اجازت دے دی۔ حالانکہ ہمیں یہ یقین ہے کہ اگر کسی عرب بادشاہ کا اپنے بھائی کو قتل کر دینے کا واقعہ ہوتا یا کسی شہزادے یا شیخ کے بارے میں کوئی خلاف شرع بات ہوتی۔ تو یہ سنسرشپ کبھی بھی اسے شائع کرنے کی اجازت نہ دیتی۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ یہ لوگ پاکستانی نہیں۔ یعنی یہ لوگ ایسے ملک کی طرف منسوب نہیں جو عربی زبان کو اختیار کرنے اور اسے بلند مقام دینے میں کوشاں ہے۔ اور جسے اپنے دستوری اور ملکی لحاظ سے اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہے۔

اور جس کے اہم مقاصد میں فلسطین کو یہودیوں کے پنجہ سے آزاد کرانا بھی ہے۔ اگرچہ ظفر اللہ خاں خود ان باتوں کو جو ان کے متعلق کہی گئی ہیں۔ ناشکری پر محمول کریں گے۔ لیکن ہم یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ وسیع حوصلہ اور مومن شخص اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا۔ اور اس کے عربوں کی قدر کرنے کے عزم میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔ اور بدستور اللہ تعالےٰ کا یہ قول پڑھتا رہے گا:۔

(عباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونا و اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلٰما۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر

واقعاتی شہادتیں

(از مکرم ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور)

ایک چھوٹے سے گاؤں میں ایک شخص گمنامی کی زندگی بسر کر رہا ہے۔ اس کے قریبی رشتہ دار اور عزیز اس کے دشمن۔ گاؤں کا نمبردار اس کا دشمن۔ مقامی پولیس اس کی دشمن۔ علماء کا طبقہ اس کا دشمن حکومت کا ایک بااثر طبقہ یعنی پادری اس کے دشمن۔ یہ سب شدید دشمنوں کا گروہ اس گوشہ نشین شخص کے خلاف مختلف قسم کی سازشیں کرتا ہے۔ اور سنگین سے سنگین فوجداری مقدمات اس کے خلاف بناتا ہے۔ عام حالات میں یہ وہم وگمان بھی نہیں ہو سکتا۔ کہ اتنی زبردست مخالفت کے مقابلہ میں وہ گوشہ نشین کامیاب ہو سکے گا۔ تجربہ شاہد ہے۔ کہ دیہاتی سیاست میں طاقتور پارٹی کے لوگ کمزور پارٹی پر جھوٹے مقدمات بناتے ہیں۔ اور ان کو سزایاب کرانے میں بھی کامیاب ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ گوشہ نشین بزرگ ہر مقدمہ سے پہلے کہہ دیتا ہے۔ کہ مخالفین ناکام اور ذلیل ہوں گے۔ اور میں عزت سے بری کیا جاؤں گا۔

قادیان ایک چھوٹا سا گاؤں تھا۔ دور افتادہ تمدنی دنیا سے الگ۔ بٹالہ ریلوے سٹیشن سے بارہ میل پرے۔ اس گاؤں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ خود فرماتے ہیں:۔

"میں تھا غریب و بیکس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر"

کوئی پوچھنے والا آتا۔ تو گھر والوں کی طرف سے یہی جواب ملتا۔ کہ کسی مسجد میں ہوگا۔ آپ کے قریبی رشتہ دار آپ کے سخت دشمن تھے۔ قادیان کے نمبردار مرزا نظام دین صاحب بھی حضور کے شدید دشمن تھے۔ محکمہ پولیس خصوصاً تھانہ صدر بٹالہ کے انچارج میاں محمد بخش صاحب بھی آپ کے دشمن تھے۔ علماء کا طبقہ خاص کر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جو کہ ملک کے نہایت ذی اثر عالم سمجھے جاتے تھے۔ وہ بھی حضور کے سخت مخالف تھے۔ حکومت عیسائیوں کی تھی۔ ان کا سب سے بااثر طبقہ یعنی پادری صاحبان بھی آپ کے دشمن تھے۔ یہ تمام مخالف مختلف قسم کی سازشیں کرتے رہتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف فوجداری مقدمات بناتے تھے۔ عام حالات میں تو بڑے سے

بڑا شخص بھی ایسی زبردست پارٹی کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ اور تجربہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ جس گاؤں میں صرف ایک نمبردار ہی کسی شخص کا مخالف ہو۔ تو اس کو بھی سخت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ کجا اتنی بڑی زبردست پارٹی کی مخالفت۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واقعات ملاحظہ ہوں۔ کہ ہر ایک مقدمہ سے پہلے حضور پیشگوئی فرما دیتے تھے۔ کہ اس مقدمہ میں دشمن ناکام اور خائب وخاسر ہوں گے۔ اور میں عزت سے بری کیا جاؤں گا۔ چنانچہ بعد میں وہ مقدمات ہوئے اور حضور کو عزت سے بری کیا گیا۔

اس بارے میں حضور کی اپنی تحریر ملاحظہ ہو:۔

"کپتان ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں میرے پر خون کا مقدمہ کیا گیا۔ میں اس سے بچایا گیا۔ بلکہ بریت کی خبر پہلے سے مجھے دے دی گئی۔ اور قانون ڈاک خانہ کی خلاف ورزی کا مقدمہ میرے پر چلایا گیا۔ جس کی سزا چھ ماہ قید تھی۔ اس سے بھی میں بچایا گیا۔ اور بریت کی خبر پہلے سے مجھے دے دی گئی۔ اس طرح مسٹر ڈوئی ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں ایک فوجداری مقدمہ میرے پر چلایا گیا۔ اور آخر اس میں بھی اللہ تعالےٰ نے مجھے رہائی بخشی۔ اور دشمن اپنے مقصد میں نامراد رہے۔ اور اس رہائی کے لئے پہلے مجھے خبر دے دی گئی۔ پھر ایک مقدمہ فوجداری جہلم کے ایک مجسٹریٹ سنسار چند نام کی عدالت میں کرم دین نام ایک شخص نے مجھ پر دائر کیا۔ اس سے بھی میں بری کیا گیا۔ اور بریت کی خبر پہلے سے مجھے خدا نے دے دی۔ پھر ایک مقدمہ گورداسپور میں اسی کرم دین نے فوجداری میرے نام دائر کیا۔ اس میں بھی میں بری کیا گیا۔ اور بریت کی خبر پہلے سے خدا نے مجھے دی۔ اسی طرح میرے دشمنوں نے آٹھ حملے میرے پر کئے۔ اور آٹھوں میں ہی نامراد رہے۔ اور خدا کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ جو آج سے پچیس سال پہلے براہین احمدیہ میں درج ہے۔ یعنی یہ کہ ینصرک اللہ فی مواطن کیا یہ کرامت نہیں؟"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۲ شائع شدہ دسمبر ۱۹۰۷ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین میں سے عیسائی اور پادری حضور کی مخالفت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ ۴

۴ سب سے پہلا فوجداری مقدمہ یعنی ڈاکخانہ والا مقدمہ ایک عیسائی وکیل رلیا رام نے ہی کیا تھا۔ اس کے علاوہ مارٹن کلارک والا مقدمہ بھی پادریوں کی گہری سازش کا نتیجہ تھا۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

ایف اے۔ ایف ایس سی میڈیکل و نان میڈیکل میں داخلہ ۹ر جون سے شروع ہے۔ تفصیلات کے لئے کالج کے دفتر سے پراسپکٹس طلب فرمایئے۔

مرزا ناصر احمد ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ شروع ہے

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایر (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے اور پندرہ جون تک جاری رہے گا۔ داخلے کے لئے تمام درخواستیں معہ اسناد مقررہ تاریخ تک کالج آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس آفس جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں۔ انٹرویو ۱۶ر جون کو صبح ۷ بجے شروع ہوگا۔ (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

فصل ربیع اور زمیندار جماعتیں

اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل سے نئی فصل (ربیع) برداشت ہو رہی ہے۔ اور بہت حد تک برداشت کی جا چکی ہے۔ ہمارے زمیندار بھائیوں کے لئے مستحسن صورت یہی ہے۔ کہ تبلیغ و اشاعت اسلام کے لئے اپنے ذمگی چندوں کا حصہ کھلیانوں پر سے ہی الگ کر کے اپنے سکرٹری مال کے سپرد کر دیں۔ گھروں میں جا کر ادا کرنے سے ہو سکتا ہے۔ کہ نفس کا نفس مجبوریاں اور معذوریاں پیش کر کے چندہ ادا کرنے میں دقتیں پیش کر دے۔ سکرٹریان مال سے التماس ہے۔ کہ نہ صرف اسی پیداوار کی نسبت سے ہی چندہ وصول کریں۔ جو برداشت کی جا رہی ہے۔ بلکہ دوسری آمدنیاں جن پر ابھی تک چندہ ادا نہ ہوا ہو۔ ساتھ ہی ان کے چندہ کی بھی وصولی کریں۔ اور حصہ آمد یا چندہ عام کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ اور تحریک خاص کا بھی خیال رکھیں۔ اور جس قدر چندہ جو بروقت جنس وصول ہو۔ اس کو فی الفور فروخت کر کے رقم مرکز میں ارسال فرمائیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

یادرفتگان

حکیم شہامت خانصاحب مرحوم

(از عزیز اللہ خانصاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

(۲)

محترم داداصاحب کی شادی ہوشیارپور شہر میں ہوئی تھی۔ آپ اپنے عزیز رشتہ داروں کے پاس بعض تقریبات پر آیا جایا کرتے تھے۔ آپ کے عزیز رشتہ دار جناب حکیم عبداللہ خانصاحب رئیس و طبیب پریزیڈنٹ میونسپل کمیٹی ہوشیارپور اور ان کے صاحبزادے خان بہادر ڈاکٹر عبدالقادر خان صاحب سول سرجن تھے جنہیں آپ کھلم کھلا تبلیغ کیا کرتے تھے۔ بلکہ آپ اکثر شیخ مہر علی صاحب کے خاندان سے تبادلہ خیالات کیا کرتے تھے۔ شیخ صاحبان مولویوں کو بلاکر ان کے مقابلہ میں کھڑا کر دیا کرتے تھے۔ شہر میں اس قدر احمدیت کے خلاف شور و غوغا اور طوفان مخالفت اٹھتا۔ کہ خدا کی پناہ بعض اوقات فساد کا خطرہ بڑھ جاتا۔ آپ کے دل میں یہ یقین محکم ہوتا۔ کہ میں احمدیت کا پیغام پہنچا رہا ہوں۔ اور فریضہ ادا کر رہا ہوں۔ اس لئے اللہ تعالےٰ حفاظت کے سامان پیدا کر دیتا تھا۔ آپ بارہا دفعہ ذکر کیا کرتے تھے۔ کہ "اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کے خاص فضل و کرم سے ایسے ہی موقعوں پہ میری حفاظت کے سامان مہیا ہو جایا کرتے"

نادون میں ایک لڑکا جس کا نام محمد رمضان تھا۔ محترم داداصاحب کی زیر تربیت رہنے کی وجہ سے احمدی ہو گیا۔ اس کے والدین کی طرف سے سالہا سال تک اسے سخت ایذائیں پہنچائی گئیں بار ہا دفعہ گھر سے باہر نکال دیا گیا اس کی شادی کر دی گئی۔ مگر سالہا سال تک اسے احمدیت سے واپس لانے کی کوشش کی گئی۔ مخالفت اس قدر زیادہ ہوئی کہ ان کی بیوی کو ان کے سسرال نے طلاق دلوا لی اللہ تعالےٰ نے اس لڑکے کو . . . . . . اس قدر دینی علم بخشا کہ وہ جماعت احمدیہ نادون کا امام و سیکرٹری تبلیغ عرصہ تک رہا۔

نادون میں ایک دفعہ آریہ مڈل سکول کے سالانہ جلسہ پر آریوں کی طرف سے پنڈت شاردارام چندر دھلوی۔ محمود دھرم پال اور دھرم بھکشو نے شمولیت کی۔ اور متفرق موضوعات پر لیکچر دئے۔ دھرم بھکشو نے حضرت لوط علیہ السلام کا واقعہ نہایت گندے طریقہ سے پیش کرکے پبلک میں غلط فہمیاں پیدا کر دیں۔ مسلمانوں کے جذبات و احساسات سخت مجروح ہوئے۔ مگر وہ اعتراض کے جوابات دینے کی ہمت نہ کر سکے۔ محترم داداصاحب بھی جلسہ میں موجود تھے۔ ان سے جوش ایمان کی وجہ سے نہ رہا گیا۔ انہوں نے اس اعتراض کا جواب دینے کے لئے سٹیج پر وقت مانگا مگر انہیں صاحب صدر (لالہ دیوی چند صاحب ایم اے پرنسپل ڈی اے وی کالج ہوشیارپور) نے اجازت نہ دی اسی رات لالہ تیگو مل صاحب کھابڑہ کی دوکان پر جہاں دھرم بھکشو لیکچرار ٹھہرا ہوا تھا۔ داداصاحب نے غلط فہمی دور کرنے کے متعلق اس سے تبادلہ خیالات کیا اور دوسرے دن سٹیج پر وقت مانگا تاکہ اس غلط فہمی کو پبلک کے سامنے دور کیا جاوے دھرم بھکشو سے انہوں نے یہ بات منوا لیا اور اس نے اپنی غلطی کو تسلیم کر لیا اور صاحب صدر سے اجازت دینے کا وعدہ کیا۔ مگر ہوا یہ کہ دھرم بھکشو صاحب رات کو ہوشیارپور بھاگ گئے۔ صبح دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ دھرم بھکشو صاحب غائب تھے۔ اس واقعہ سے بھی احمدیت کے متعلق اچھا اثر پبلک پر بالخصوص مسلمانوں پر ہوا۔

نادون میں دو افراد داداصاحب کی تبلیغی کوششوں سے احمدیت کے قریب آ گئے۔ شہر میں احمدیت کی سخت مخالفت ہو رہی تھی۔ ان کے والدین و رشتہ داروں نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو امرتسر سے اپنا خاص آدمی بھیجکر بلایا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب تو تشریف نہ لائے البتہ ان کے داماد بابو حبیب اللہ صاحب کلرک محکمہ نہر جو کہ مناظر بھی تھے آ گئے۔ مباحثہ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ وفات مسیح ختم نبوت پر ہوا میرے داداصاحب و محترم جناب ماسٹر محمد علی صاحب اشرف ہوشیارپوری ہماری طرف سے بحث کرتے رہے۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ دونوں نوجوانوں نے احمدیت قبول کر لی۔

آپ بڑے علم دوست انسان تھے۔ اردو فارسی عربی میں کافی دسترس رکھتے تھے۔ احمدیت کے باعمل سرگرم آنریری مبلغ تھے اور [illegible]

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تصنیفات اور احمدیت کے متعلق بکثرت لٹریچر موجود رہتا تھا۔ اخبار الحکم بدر۔ فاروق۔ الفضل ریویو آف ریلیجنز (اردو) کی باقاعدہ فائلیں ایک ضخیم لائبریری کی صورت میں موجود تھیں۔

آپ کا درمیانہ قد۔ گندم گوں رنگ سفید مگر کچھ سیاہ بال۔ لمبی گھنی داڑھی۔ پیشانی و چھاتی کشادہ۔ بارعب نورانی چہرہ دائیں طرف رخسار اور ناک کے درمیان تلکہ۔ جسم مضبوط و توانا تھا۔ بڑے بہادر عالی حوصلہ۔ سادگی پسند۔ مدبر۔ اسلام کے دلدادہ عالم باعمل بزرگ تھے بڑے سے بڑے اجتماع یا بڑے سے بڑے افسر کے سامنے بے دھڑک ہو کر گفتگو فرماتے تھے۔ فوجی سپرٹ کے مالک تھے۔ ماہر بندوق۔ بہترین گھوڑ سوار اور بہترین تیراک تھے۔ آپ کی عمر ۸۰ سال کی تھی۔

آپ کی بیماری کی خبر پاکر آخری وقت پر راجہ نریندر چند صاحب K.C.S.I والئے ریاست نادون آپ کے گھر پر عیادت کے لئے تشریف لائے۔ اور حق دوستی ادا کیا۔ وہ بھرائی آواز میں فرمانے لگے کہ "منشی جی۔ آپ میرے بھائی تھے۔ اور ریاست کے انتظامیہ امور میں حقیقی مددگار تھے۔ افسوس آپ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ یہ وقت سب پر آنا ہے۔ ہم بھی عنقریب آپ سے آ ملیں گے۔" یہ فرمانے کے بعد راجہ صاحب محترم داداصاحب سے آخری ملاقات و مصافحہ کرکے واپس تشریف لے گئے۔ تقریباً اسی سال کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ ہندو مسلم پبلک آپ کو نہایت احترام کی نگاہ سے دیکھتی تھی۔ کیونکہ آپ غریب و امیر سب سے بہت ہمدردی سے پیش آتے تھے۔ مصیبت کے وقت غریبوں کے لئے جان تک لڑا دینے میں دریغ نہ فرمایا کرتے تھے۔ شہر اور مضافات کے جھگڑے ہمیشہ آپس میں نپٹا دیا کرتے تھے۔ آپ کی وفات پر جو کہ سال ۱۹۲۹ء میں آپ کے وطن نادون میں ہی ہوئی۔ ہندو مسلم پبلک برابر غم میں شریک ہوئی۔ اور پبلک نے عرصہ تک محسوس کیا کہ ہمارا ہمدرد ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گیا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند فرمادے آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

گمشدہ بچہ کی تلاش

ایک احمدی یتیم بچہ نام منور محمود بعمر ۱۳ سال جماعت نہم میں پڑھتا ہے۔ پانچ چھ یوم ہو گئے۔ سکول میں گیا۔ مگر گھر واپس نہیں آیا۔ سکول سے ہی کہیں چلا گیا ہے۔ رشتہ داروں میں پتہ کیا ہے۔ مگر کوئی سراغ نہیں ملا۔ لڑکے کی والدہ اور دیگر بہن و بھائی سخت پریشان ہیں۔ کسی کو بچے کا پتہ چلے۔ تو وہ مہربانی کرکے بچے کو ہمارے پاس لے آوے۔ ہم آنے جانے کے کرایہ کے علاوہ اس کو بیس روپے بطور انعام دیں گے بچے کا حلیہ و مکمل پتہ منور محمود ولد چوہدری غلام رسول صاحب مرحوم سکنہ مانگا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بعمر ۱۳ سال رنگ قدرے گورا۔ دانت خراب سر موٹا۔ آنکھیں قدرے موٹی۔ چہرہ و گردن کے نیچے چھاتی کی طرف تین سیاہ تل اکٹھے۔ لباس آسمانی رنگ کی قمیص۔ لٹھے کی بنیان۔ پاؤں میں جوتی۔ لٹھے کی شلوار اوپر کھدر کی چادر اور پاس کھدر کا بستہ ہے۔

خاکسار عبدالکریم احمدی سیکرٹری جماعت احمدیہ مانگا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ

ہمارا ضلعوار نظام

جماعت احمدیہ میں خدا کے فضل و کرم سے ضلعوار نظام قائم ہے اور ہر ضلع میں ایک امیر مقرر ہے جس کا کام اپنے ضلع کی تمام جماعتوں کی نگرانی ہے

اگر

کسی ضلع میں کوئی ایسی جماعت ہے جہاں کہ اخبار **الفضل** کا روزانہ پرچہ نہیں پہنچتا۔ تو اس ضلع کے امیر صاحب اہل جماعت کو تلقین کرکے وہاں روزانہ الفضل جاری کروائیں۔ یہ امر بھی ان کے فرائض میں داخل ہے۔ کیونکہ جو جماعت اخبار الفضل نہیں منگواتی۔ وہ مرکزی حالات سے بالکل بے خبر رہتی ہے۔ (مینیجر الفضل)

کیا آپ اپنا اس سال کا وعدہ سو فیصدی ادا کر چکے

فرمایا ’’ آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تخت مسیح نے چھینا ہے۔ تم نے وہ تخت مسیح سے چھین کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دینا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے سامنے پیش کرنا ہے اور پھر دنیا میں آسمانی بادشاہت قائم ہونی ہے۔ پس اسی غرض کیلئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا اور اسی غرض کے لئے تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ پس میری بات کے پیچھے چلو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں خدا کہہ رہا ہے۔ یہ میری آواز نہیں۔ مَیں تمہیں خدا کی آواز کی طرف بلاتا ہوں۔ تم میری بات مانو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ تا تم دنیا میں عزت پاؤ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ ‘‘

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب احرار اپنے سارے لاؤ لشکر سمیت اسلام اور حقیقی اسلام احمدیت پر حملہ آور ہوئے تو ۱۹۳۴ء کے آخر میں حضور نے جماعت سے شاندار مالی قربانیوں کا مطالبہ کیا اور جماعت نے ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر نہ صرف جانیں ہی پیش کیں بلکہ مال بھی پیش کیا جس سے اب تک بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کی جاری ہے۔ اور تبلیغ کا یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر کیا جا رہا ہے اور اس کا سارا انحصار تحریک جدید کے مجاہدوں کے وعدوں پر ہے۔ اس سے سال $\frac{22}{12}$ میں جو وعدے کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ½ حصہ وقت گذر چکا ہے لیکن وعدوں کی ادائیگی ۳۰ - ۳۲ فیصدی سے زیادہ نہیں۔ اس لئے تبلیغ کے کام میں روک پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے تمام جماعتیں اور خدام الاحمدیہ پورے زور سے کوشش کریں کہ ان کے وعدے ماہ جون میں زیادہ سے زیادہ ۳۱ جولائی تک سو فیصدی ادا ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ کوئی مشکل بات نہیں۔ ہاں عزم بالجزم اور مستقل پختہ ارادے کی ضرورت ہے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) محمد احمد صاحب ابن حاجی محمد موسیٰ صاحب مرحوم نیلہ گنبد لاہور کی اہلیہ صاحبہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں۔ نیز ہمارے گھر کے دیگر افراد بھی بیمار ہیں۔ احباب کرام سب کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سیدہ نعیمہ فہیم دار التجلید اردو بازار لاہور

(۲) خاکسار کی ملازمت کے حقوق جو سراسر جائز ہیں نہیں مل رہے سلسلہ کے بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی حقوق حاصل کرنے میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔ میاں چراغ الدین مغلپورہ لاہور

(۳) خاکسار کو دل کی گھبراہٹ کے سخت دورے پڑتے ہیں۔ طبیعت نڈھال ہو جاتی ہے۔ مکمل شفایابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ محمد اسمٰعیل پہلوان لائلپور

(۴) میرا لڑکا محمد اسلم عرصہ سے ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔ محمد عمر رنڈ لاہور

(۵) خاکسار کا ایک محکمانہ امتحان ہونے والا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ ریاض احمد اختر راولپنڈی

(۶) خاکسار نے اپنے خلاف فیصلہ کی اپیل دائر کی ہوئی ہے۔ احباب کرام خاکسار کی باعزت کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد الصادق احمدی جہلم

(۷) میں نے اور میری بہن نے امسال ایف۔ اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم دونوں کو امتحان میں کامیابی عطا فرمائے۔ ریاض سلیم راولپنڈی

(۸) میرا لڑکا عطاء الرحمن عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔ حکیم محمد رمضان احمدیہ شفاخانہ میانوالی

(۹) میری والدہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آتی ہیں۔ کبھی کبھار آرام آجاتا ہے۔ مگر دل کی کمزوری بہت زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ کامل شفایابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ محمود احمد ولد چوہدری غلام احمد کمیلہ ضلع لائلپور

منظوری عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

یہ منظوری تا اپریل ۱۹۵۹ء تک ہوگی

	نام	عہدہ	جماعت
۱	چوہدری لال الدین صاحب	پریذیڈنٹ	چک ۱۶۶ ڈاکخانہ ڈیرانوالہ ضلع بہاولنگر
۲	ماسٹر غلام قاسم صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
۳	مجید احمد صاحب	سیکرٹری تعلیم	〃 〃

	نام	عہدہ	جماعت
۱	مولوی عبد الرحمن صاحب مبشر مولوی فاضل	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں
۲	ایم عبد الرحمن صاحب احمدی	سیکرٹری ارشاد و اصلاح	〃 〃
۳	منشی محمد علی صاحب احمدی	〃 مال و محاسب	〃 〃
۴	بھائی خیر محمد صاحب دوکاندار	امین سیکرٹری ضیافت	〃 〃
۵	ماسٹر حسن خانصاحب حجانہ عرضی نویس	سیکرٹری امور عامہ و خارجہ	〃 〃
۶	ماسٹر منظور احمد صاحب	سیکرٹری تعلیم	〃 〃

	نام	عہدہ	جماعت
۱	صوبیدار غلام رسول صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ حویلیاں ضلع ہزارہ
۲	چوہدری سردار محمد صاحب ونجواں	جنرل سیکرٹری	〃 〃
۳	چوہدری عبد القیوم صاحب ایکس صوبیدار	سیکرٹری مال	〃 〃
۴	مولوی محمد احمد صاحب	سیکرٹری تعلیم	〃 〃

	نام	عہدہ	جماعت
۱	صاحبزادہ سیف الرحمن صاحب	پریذیڈنٹ	بازید خیل ڈاکخانہ بڈھ بیر ضلع پشاور
۲	ڈاکٹر رشید احمد صاحب	سیکرٹری مال	〃 〃
۳	صاحبزادہ صدیق احمد صاحب	جنرل سیکرٹری	〃 〃

	نام	عہدہ	جماعت
۱	ڈاکٹر نور الدین صاحب	پریذیڈنٹ	بدوملہی ضلع سیالکوٹ
۲	محمد ابراہیم صاحب صراف	سیکرٹری مال	〃 〃
۳	مولوی خیر الدین صاحب	سیکرٹری ارشاد و اصلاح	〃 〃
۴	صوفی محمد الدین صاحب	سیکرٹری تعلیم	〃 〃
۵	چوہدری بشیر احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	〃 〃
۶	مولوی غلام احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ	سیکرٹری زکوٰۃ	〃 〃
۷	خواجہ غلام مصطفےٰ صاحب	سیکرٹری فنڈ بیرونی مساجد	〃 〃
۸	مولوی غلام احمد صاحب بزاز	امین	〃 〃

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

وہ موصی جن کی وصایا منسوخ ہیں، سے کوئی چندہ نہ لیا جائے

ایسے موصی صاحبان کے متعلق جن کی وصیتیں بوجہ بقایا منسوخ ہو چکی ہیں یہ قاعدہ ہے کہ جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک وصیت کا چندہ ادا نہیں کرتا اس کی وصیّت منسوخ کی جائے اور آئندہ اس سے جب تک وہ توبہ نہ کرے کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے۔

اس قاعدہ پہ پوری طرح عمل نہیں ہو رہا۔ بعض ایسے موصی جن کی وصیتیں منسوخ ہیں بغیر اجازت حاصل کئے گاہے گاہے چندہ دیتے رہتے ہیں۔ ایسے احباب سے درخواست ہے کہ اگر ان کے حالات اس قابل ہوں کہ وہ منسوخی کے وقت تک کا تمام بقایا ادا کر سکتے ہوں تو ادا کر کے وصیت بحال کرا لیں۔ اور جو اس قابل نہیں وہ ناظر صاحب بیت المال سے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کر لیں۔ بصورت دیگر ان سے چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

سیکرٹری صاحبان مال بھی اس امر کی سختی سے پابندی کریں کہ ایسے موصیوں سے جن کی وصیتیں بوجہ بقایا منسوخ ہیں جب تک وہ مرکز سے اجازت نہ لیں ہرگز کوئی چندہ وصول نہ کیا جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

پاکستان روس اور چین کے خلاف کوئی عناد نہیں رکھتا

فینی کے جلسہ عام سے وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چودھری کا خطاب

فینی ۱۴ جون - مرکزی وزیر خارجہ مسٹر حمید الحق چودھری نے . . . . . . کل یہاں عوام سے اپیل کی ۔ کہ وہ غذائی صورت حال کی اصلاح کے لئے مشترکہ طور پر حکومت کی مدد کریں ۔

آپ نے لڑکوں کے مقامی ہائی سکول کے احاطے میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کیا ایک گھنٹہ طویل تقریر میں انہوں نے مقامی مسائل اور پاکستان کی خارجہ پالیسی پر روشنی ڈالی ۔

مسٹر حمید الحق چودھری نے غذائی صورت حال کو سیاسی اغراض کے لئے استعمال کرنے کی مذمت کی ۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ عوام کا یقین اور حوصلہ بلند رکھنے کی بجائے بھوک اور قحط کا شور مچا کر صورت حال اور خراب کر رہے ہیں وہ اور بھی قابل مذمت ہیں ۔

گذشتہ تین برس کے مسلسل سیلابوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے اعلان کیا کہ ماضی میں بھی ہم ان سے نپٹتے رہے ہیں اور آئندہ بھی ان سے عہدہ برا ہونے کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے انہوں نے مزید بتایا کہ مشرقی پاکستان کو مسلسل چاول مل رہا ہے ۔ پھر انہوں نے اعداد و شمار کے ذریعہ واضح کیا کہ گذشتہ ماہ سوا لاکھ من چاول چاٹگام کی بندرگاہ پر اتارا گیا ۔ اس ماہ مزید اٹھائیس ہزار کا من چاول چاٹگام پہنچنے والا ہے ۔

مقامی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے وعدہ کیا کہ فینی میں نیشنل بنک آف پاکستان کی ایک شاخ عنقریب کھول دی جائے گی ۔

خارجہ پالیسی

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر حمید الحق چودھری نے اعلان کیا کہ پاکستان ان ملکوں سے دوستی کا خواہاں ہے جن سے اس کے مفادات و نظریات ٹکر نہیں کھاتے اور جو ہمیں اپنی ترقی اور دفاع کو مستحکم بنانے کے لئے مدد دے رہے ہیں ۔ اس نقطہ نظر سے پاکستان نے امریکہ کے ساتھ قریبی دوستانہ تعلقات قائم کرکے کوئی غلطی نہیں کی ۔ انہوں نے مزید کہا کہ روس اور چین سے نظریاتی اختلافات کے باوجود ہم ان کے خلاف کوئی عناد نہیں رکھتے ۔

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے وزیر خارجہ نے دریافت کیا کہ بعض لوگ کیوں یہ چاہتے ہیں کہ ہم مغرب سے اپنی دوستی ختم کر دیں بھارت کیوں امریکہ اور برطانیہ پر زور دیتا رہا ہے کہ وہ پاکستان کو امداد نہ دیں ۔ کیا اس کے پس پردہ بھارت کی یہ خواہش تو نہیں کہ بھارت ہمیں طاقتور نہیں دیکھ سکتا اور چاہتا ہے کہ ہم ہمیشہ اس سے دبے رہیں ۔ انہوں نے اس خیال کو مضحکہ خیز قرار دیا کہ پاکستان امریکی اسلحہ سے مسلح ہو کر بھارت پر حملہ کر دے گا ۔

مسلمان بچوں کو مسیحیت کی تعلیم نہ دی جائے

غیر ملکی مشنریوں کو مصری حکومت کا حکم

قاہرہ ۱۴ جون - مصر کی وزارت تعلیم نے ایک قانون منظور کیا ہے جس کی رو سے مسلمان بچوں کو اسلامی تعلیم دینا اور عیسائی بچوں کو مسیحیت کی تعلیم دینا لازمی قرار دیا گیا ہے ۔ اس قانون کی وجہ سے مصر میں غیر ملکی مشنریوں کے لئے بڑی دقت پیدا ہوگئی ہے ۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ مشنریوں کے بعض سکول بند ہوگئے ہیں ۔

مصر میں اس وقت مشنریوں کے ۲۸۴ سکول ہیں جن میں ۱۲۳،۶۷۰ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں ۔ مصر کی وزارت تعلیم نے ان سکولوں کو حکم دیا ہے کہ وہ مسلمان بچوں کو مسیحیت کی تعلیم نہ دیں ۔ یاد رہے کہ حکومت مصر نے گذشتہ دنوں دو اساتذہ اور ایک راہبہ کو مسلمان بچوں کو مسیحیت کی تعلیم دینے کے الزام میں ملک بدر کر دیا تھا ۔

تپ دق کے ہسپتال کیلئے

۷۰ ایکڑ اراضی

لاہور ۱۴ جون - لاہور کارپوریشن نے اپنے امروزہ اجلاس میں کوٹ لکھپت کی ستر ایکڑ اراضی جو کہ کارپوریشن کی ملکیت ہے صوبائی حکومت کو منتقل کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ صوبائی حکومت اس اراضی پر لاہور کے شہریوں کے لئے تپ دق کا ایک ہسپتال تعمیر کرے گی کارپوریشن نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ وہ ہسپتال میں کارپوریشن کے لئے بستروں کی کچھ تعداد مخصوص کر دے ۔

دنیا کی آبادی میں ہر پانچ منٹ کے بعد ایک فرد کا اضافہ

معیار زندگی بلند رکھنے کا مسئلہ کافی سنگین بن گیا ہے

لندن ۱۴ جون - دنیا کے باشندوں کی تعداد میں ہر پانچ منٹ کے بعد ایک فرد کا اضافہ ہوتا ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی آبادی میں یکدن میں ۸۴ ہزار اور ایک سال میں تین کروڑ چالیس لاکھ افراد کی رفتار سے اضافہ ہو رہا ہے ۔ اس رفتار نے دنیا بھر میں معیار زندگی بلند رکھنے کے مسئلہ کو کافی سنگین بنا دیا ہے ۔

دنیا کی آبادی میں اضافے کی رفتار ہمیشہ کبھی یکساں نہیں رہی ہے ۔ یہ رفتار گذشتہ تین صدیوں میں خاص طور پر تیز ہوگئی ۔ لیکن اس سلسلہ میں صرف گذشتہ صدی کے اعداد و شمار قابل اعتماد تصور کئے جا سکتے ہیں ۔ آبادی میں اضافہ کی رفتار بعض پہلوؤں سے ایک معمہ بنی ہوئی ہے ۔ کیونکہ کچھ دنوں سے طب نے اتنی ترقی کر لی ہے ۔ کہ بوڑھوں کی عمر میں کچھ اضافہ بھی ہو گیا ہے ۔ اور گرم ملکوں کے عام امراض کو قابو میں کرنے کے باعث شرح اموات بھی کم ہو گئی ہے ۔ مغربی ملکوں میں شرح اموات کی کمی کے ساتھ ساتھ شرح پیدائش بھی کم ہو گئی ہے ۔ . . . . .

. . . . لیکن مشرق میں بچوں کی اموات کی شرح کم ہو گئی ہے ۔ اور شرح پیدائش بدستور زیادہ ہے

اقوام متحدہ نے جو اعداد و شمار جمع کئے ہیں ۔ ان کے تحت ۱۹۸۰ء میں دنیا کی آبادی تین ارب ۹۹ کروڑ ہو جائے گی یعنی ۱۹۵۰ء کی آبادی سے ایک ارب ۴۰ کروڑ ساٹھ لاکھ زیادہ ہوگی ۔ آبادی کا یہ فرق ایک سو سال قبل کی عالمی آبادی سے بھی زیادہ ہے ۔

ایشیائی ملکوں میں

ایشیائی ملکوں میں شرح پیدائش بہت زیادہ یعنی چالیس فی ہزار ہے ۔ چھ سال قبل ایشیاء کی آبادی ایک ارب ۳۲ کروڑ تھی ۔ توقع ہے ۔ ۱۹۸۰ء تک یہ دو ارب ایک کروڑ دس لاکھ ہو جائیگی

اگر کمی نہ ہوئی

پیدائش کی شرح میں کافی کمی نہ ہوئی تو دنیا کی آبادی اس تیزی کے ساتھ بڑھنے لگے گی جس کی کوئی مثال نہیں ملتی ۔ آجکل ایشیا کے صرف دو ملک یعنی بھارت اور جاپان شرح پیدائش کم کرنے کی منظم طور پر کوشش کر رہے ہیں ۔

اوقات موسم گرما دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودہا

لاہور سرگودہا روٹ	۱ پہلی سروس	۲ دوسری سروس	۳ تیسری سروس	۴ چوتھی سروس	۵ پانچویں سروس	۶ چھٹی سروس	۷ ساتویں سروس	۸ آٹھویں سروس	۹ نویں سروس	۱۰ دسویں سروس
روانگی از سرگودہا	۳½	۷½	۵½	۶½	۷½	۸¾	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½
آمد لاہور	۸½	۹½	۱۰½	۱۱½	۱۲½	۱¾	۱۵	۱۶½	۱۸	۱۹½
روانگی از لاہور	۳½	۵	۶½	۸	۹½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۵	۱۶
آمد سرگودہا	۸½	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۵½	۱۷	۱۸½	۲۰	۲۱

از سرگودہا تا گوجرانوالہ			از گوجرانوالہ تا سرگودہا		
پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس
۵¾	۱۰½	۱۵¼	۵½	۱۰½	۱۵¼

صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر کا عزم امریکہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان اور تحریک جدید کے وکلاء حضرات کے علاوہ بعض صحابہ کرام نے بھی شرکت کی۔ علاوہ دیگر حضرات کے مکرم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی اور حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔

آغاز کار تلاوت قرآن مجید کے بعد کارکنان تحریک جدید کی طرف سے مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے آپ کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا۔ جس میں بین الاقوامی سیمینار میں شمولیت کے اعزاز پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی کہ جہاں وہ آپ کا حافظ و ناصر ہو وہاں آپ کے اس سفر کو مغرب میں اسلام اور احمدیت کی ترقی اور سربلندی کا ذریعہ بنائے۔ ایڈریس میں آپ کی انتظامی اور علمی خدمات کے ضمن میں قرآن مجید کے تراجم کی اشاعت اور مسند احمد بن حنبل کی تبویب کا ذکر کرتے ہوئے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ آپ نے بالخصوص مسند کی تبویب مکمل کر کے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اس خواہش کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کی جو مختلف صحابہ کرام کی زبانی سننے میں آئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رض نے فرمایا تھا "میری خواہش ہے کہ میں اس کام کی تکمیل کروں۔ لیکن اگر مجھے اس کا موقعہ نہ ملے تو میری اولاد میں سے کوئی اس کو پورا کرے" نیز حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رض نے اس کی تکمیل کو حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کے مبارک دور سے وابستہ کرتے ہوئے مزید فرمایا تھا کہ "میاں صاحب کے زمانہ میں انشاء اللہ یہ کام ہو جائے گا" سو الحمدللہ کہ ایسا ہی ہوا۔ یہ عظیم الشان کام سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے وجود کی برکت سے آپ کے زمانہ میں ہی پایۂ تکمیل کو پہنچا ہے اور اس کو مکمل کرنے کی سعادت صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر کو ہی ملی ہے۔

مکرم صاحبزادہ میاں عبدالمنان عمر صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے بین الاقوامی سیمینار کے مقاصد اور ان کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور مسند احمد بن حنبل کی تبویب کا ذکر کرتے ہوئے بعض نہایت ایمان افروز واقعات سنائے کہ کس طرح بعض بزرگان سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اس کام کی تکمیل کے سلسلہ میں بعض بشارات دیں اور جو ابتدائی مشکلات کے بعد پوری ہو کر ازدیادِ ایمان کا موجب نہیں۔ آپ نے خدمت اسلام اور تبلیغی مواقع کے لحاظ سے اپنے سفر کی متوقع اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے تمام احباب سے پُرزور درخواست کی کہ وہ اس سفر کے بابرکت ہونے اور خدمتِ سلسلہ کے لحاظ سے مفید اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے خاص طور پر دعا کریں۔

آخر میں صدر مجلس مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی اس پیشگوئی کا خاص طور پر ذکر کیا کہ "میاں صاحب کے زمانہ میں انشاء اللہ یہ کام ہو جائے گا" آپ نے کہا حضرت خلیفہ اوّل رض کا یہ ارشاد سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برحق خلیفہ ہونے پر ایک زندہ گواہ ہے۔ خود حضرت خلیفہ اوّل رض کی نگاہ میں بھی آپ ہی وہ ہونے والے اولوالعزم خلیفہ تھے کہ جنہوں نے قدرت ثانیہ کا مظہر اور پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق بننا تھا۔ چنانچہ آپ خلیفہ بنے اور پھر آپ کے ہی زمانہ مبارکہ میں پہلی مرتبہ مسند احمد بن حنبل کی تبویب کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ اس میں بھی ہمارے لئے ایک زبردست نشان ہے۔

آخر میں آپ نے صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر کے سفر کی کامیابی کے لئے دعا کی تحریک کی۔ بعدہٗ اجتماعی دعا کے بعد جو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے کرائی۔ یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

امریکہ سے واپسی پر میاں عبدالمنان صاحب عمر یورپ کے متعدد ممالک اور مشرق وسطیٰ کے بلادِ اسلامیہ کا بھی دورہ فرمائیں گے۔

آج صبح احباب ربوہ نے کثیر تعداد میں ربوہ اسٹیشن پر پہنچکر آپکو دلی دعاؤں کیساتھ رخصت کیا۔ دیگر احباب جماعت اور ناظر و وکلاء حضرات کے علاوہ محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ۔ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور محترم مولوی محمد دین صاحب بھی اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے گاڑی روانہ ہونے سے قبل آپ کے سفر کی کامیابی کیلئے محترم مولوی محمد الدین صاحب نے اجتماعی دعا کرائی

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کو ہر جہت سے کامیاب بنائے۔ اور جس نیک مقصد کے پیش نظر یہ سفر کیا جا رہا ہے وہ بدرجۂ احسن پورا ہو۔ اور ان کے گھر والوں۔ بچوں اور عزیزوں کی اللہ تعالیٰ خود حفاظت فرمائے اور ہمیشہ اپنی امان، رحمت اور فضل کے سایہ میں رکھے۔ آمین

افغانستان میں زلزلوں سے چھ سو ہلاک ہزاروں زخمی

کابل کے مضافات میں ہزاروں عمارتیں تباہ

آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق گزشتہ اتوار اور پیر کے روز کابل اور درہ تنگاری میں جو خوفناک زلزلے آئے تھے۔ ان سے چھ سو افراد ہلاک یا لاپتہ ہو گئے ہیں اور ہزاروں اشخاص مجروح ہو گئے ہیں۔

اس اطلاع کے مطابق کابل اور مضافاتی بستیوں میں ہزاروں عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں بہت سے دریاؤں کی گزرگاہیں تبدیل ہو گئی ہیں۔ کئی ندیاں اور نالے ناپید ہو گئے ہیں۔ اور بہت سے نئے دریا نمودار ہو گئے ہیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے کوئٹہ کے محکمہ موسمیات کے حوالہ سے اطلاع دی ہے کہ کوئٹہ کی رصدگاہ میں آلہ زلزلہ پیما نے زلزلے کے جو جھٹکے محسوس کئے تھے۔ ان کا دائرہ اثر سینکڑوں مربع میل تک تھا۔ اس علاقہ میں ڈیڑھ سو مربع میل رقبہ میں شدید نوعیت کا زلزلہ آیا تھا۔ اور یہ زلزلہ کوئٹہ کے ۱۹۳۵ء کے زلزلہ سے چھ گنا تباہ کن تھا۔ زلزلہ کی شدت ۷۔۳ درجے بیان کی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ شدت کا زلزلہ اتوار کی رات کو آیا جس کے زبردست جھٹکے دو منٹ تک محسوس کئے جاتے رہے۔

معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے صوبے بدخشاں اور شمالی مشرقی حصہ میں شدید برف باری کے باعث ذرائع مواصلات مسدود ہو گئے ہیں۔ زلزلہ کے شدید جھٹکے بھی مواصلات کے نظام پر بری طرح اثر انداز ہوئے ہیں۔ کابل اور دوسرے کئی شہروں کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے

واضح رہے۔ پرسوں یہ اطلاع منظر عام پر آئی تھی۔ کہ زلزلہ سے صرف چند افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ دیر وزہ اطلاع کے مطابق ہلاک شدگان کی تعداد نو تھی۔ آج انڈیا ریڈیو نے متذکرہ اطلاع دی ہے۔ کل اور پرسوں کابل ریڈیو کا نشری پروگرام بھی اچھی طرح نہیں سنا جا سکا۔ اور اس میں گڑبڑ ہوتی رہی

یونائیٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق زلزلوں کا مرکز کابل سے ۱۰۰ میل شمال مغرب کی جانب تھا۔ اور ۱۰ جون کو اس علاقہ میں زلزلہ کے جو جھٹکے محسوس کئے گئے تھے وہ ۱۹۵۵ء کے زلزلہ کوئٹہ سے ۳۰ گنا شدید تھے۔

یاد رہے فروری ۱۹۵۵ء میں کوئٹہ میں جو زلزلہ آیا تھا اس سے دس ہزار مکان تباہ ہوئے تھے۔ اور ایک کروڑ روپے کی مالیت کا نقصان ہوا تھا۔

یونائیٹڈ پریس کی اطلاع کے مطابق افغانستان میں زلزلہ سے کم از کم دو کروڑ روپے کی مالیت کا نقصان ہوا ہے۔ سرحد کے اس پار سے آمدہ اطلاعات کے مطابق زلزلوں سے سارے افغانستان میں خوف و ہراس پیدا ہو گیا ہے۔ زلزلے کے شدید جھٹکے سارے ملک میں محسوس کئے گئے ہیں۔ ان اطلاعات کے مطابق حکومت متاثرہ افراد کی بروقت امداد سے قاصر رہی ہے۔ اور امدادی اقدامات کے فقدان نے بیشتر آبادی کو مایوسی و بددلی کا شکار کر دیا ہے۔

امریکی امداد کے بل پر آخری غور و خوض

واشنگٹن ۱۵ جون۔ سینیٹ امور خارجہ کمیٹی نے کل ایک خفیہ اجلاس میں امریکی امداد کے بل پر آخری مرتبہ غور و خوض شروع کر دیا ہے۔ یاد رہے اس ہفتے ایوان نمائندگان نے غیر ملکی امداد کے سلسلے میں سوا ارب ۴۰ کروڑ ڈالر کی منظوری دی ہے۔ کمیٹی کے چیئرمین والٹر جارج نے امید ظاہر کی ہے کہ کمیٹی اس بل کے بارے میں اس ہفتے کے آخر تک کوئی فیصلہ کرے گی۔

کمیٹی کے خفیہ اجلاس شروع ہونے سے پہلے دس ری پبلکن سینیٹروں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ ایوان نمائندگان نے امداد کی مطلوبہ رقم میں جو ایک ارب ڈالر کی کمی کی ہے۔ اسے پورا کیا جائے۔ سینیٹروں نے کہا کہ صدر آئزن ہاور کی غیر ملکی امداد کا پروگرام عالمی امن کے سلسلے میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔

واشنگٹن ۱۵ جون۔ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر کونارڈ ایڈناور اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے آج رات ایک مشترکہ اعلان میں کہا ہے کہ جرمنی کا از سر نو اتحاد مغربی طاقتوں کا ایک بڑا مقصد ہے۔